REGD. No. L. 5254

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فون نمبر ۹ ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

روزنامہ

یوم جمعہ ۹ محرم ۱۳۸۱ھ

فی پرچہ ایک آنہ سات پائی (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

شرح چندہ
سالانہ ۴۲ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "

ربوہ

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۳ احسان ۱۳۴۰ ہش ۲۳ جون ۱۹۶۱ء | ۱۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ

بخیریت ربوہ سے نخلہ پہنچ گئے

ربوہ ۲۲ جون۔ حضور کل صبح ربوہ سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہو کر دوپہر سے قبل بخیریت نخلہ پہنچ گئے۔ راستہ میں کچھ کوفت ہوئی۔ مگر شام کے وقت طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہوگئی۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی کامل و عاجل شفایابی اور کام والی لمبی زندگی کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

"روس کسی قسم کی پابندیوں کے بغیر پاکستان کو امداد دینے کیلئے تیار ہے" روسی سفیر کا بیان

تیل کی تلاش کے روسی ماہرین اور سامان کی فراہمی کے بارہ میں اقرارناموں پر اس ہفتہ دستخط ہو جائیں گے

مری ۲۳ جون۔ پاکستان میں روسی سفیر ڈاکٹر کپتسا نے کل رات یہاں ایک ملاقات میں بتایا کہ روس کسی قسم کی پابندیوں کے بغیر پاکستان کو امداد دینے کے لئے تیار ہے۔ روسی سفیر سے ان کے ایک حالیہ بیان کے بارے میں دریافت کیا گیا تھا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان کو روسی امداد کی پیشکش پاکستان کے فوجی معاہدوں سے علیحدگی سے مشروط ہوگی۔

روسی سفیر نے کہا کہ روسی حکومت کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ روس ہمیشہ کسی قسم کی پابندیوں کے بغیر مدد دیتا ہے جیسا کہ تیل کی تلاش کے معاہدہ کی صورت میں کیا گیا۔ انہوں نے اس امکان کا اظہار کیا کہ روس پاکستان سے تیل کی تلاش کے لئے کوئی بڑا معاہدہ بھی کرے گا۔ ڈاکٹر کپتسا نے مزید کہا کہ اگر پاکستان روس دشمن فوجی معاہدوں سے علیحدہ ہو جائے تو پاکستان اور روس کے درمیان وسیع پیمانے پر اقتصادی تعاون ہو سکتا ہے۔ روسی سفیر نے بتایا کہ روس میں تھور و سیم کے انسداد کے طریقوں کا مطالعہ کرنے کے لئے پاکستانی ماہرین کے روس کے مجوزہ دورے کے بارے میں ماہ رواں کے آخر میں ماسکو سے جواب موصول ہوگا خیال ہے کہ پاکستانی ماہرین کی ایک جماعت ایک دو ماہ میں روس روانہ ہو جائے گی۔

ڈاکٹر کپتسا نے بتایا ہے کہ پاکستان اور روس کے درمیان تیل کی تلاش کے معاہدے کے تحت روسی ماہروں اور سامان کے بارے میں اقرارناموں پر اس ہفتے کراچی میں دستخط ہو جائیں گے۔ اقرارناموں پر دستخط کرنے کے لئے ایک روسی جماعت اس ہفتے کراچی پہنچے گی روسی سفیر نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تیل کی تلاش کا کام آئندہ موسم خزاں میں شروع ہو جائے گا۔ صدر ایوب سے ان کی ملاقات کے بارے میں روسی سفیر نے کہا کہ ملاقات خاصی دلچسپ رہی۔ اس ملاقات میں باہمی مفاد کے کئی امور کے بارے میں بات چیت ہوئی۔

کمشنر اور ڈپٹی کمشنر بعض امور میں کونسلوں کے صلاح مشورے سے کام کریں گے

ثقافتی ترقی اسلام کی اخلاقی قدروں کے تابع ہوگی۔ گورنروں کی کانفرنس ختم ہو گئی

مری ۲۲ جون۔ گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس نے کل بنیادی جمہوریتوں کے کام اور مالی حالت کو بہتر بنانے کے طریقوں پر غور کیا۔ کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا کہ ڈویژنل کمشنر اور ڈپٹی کمشنر خاص خاص شعبوں میں ڈویژنل اور ڈسٹرکٹ کونسلوں کے صلاح مشورے سے کام کریں۔ جن میں شعبوں میں ڈویژنل اور ڈپٹی کمشنروں کو متعلقہ کونسلوں کے مشورے سے کام کرنا ہوگا۔ ان کا اعلان کر دیا جائے گا۔

گورنروں کی سہ روزہ کانفرنس کل مری میں ختم ہوگئی۔ اس کانفرنس کی صدارت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کی تھی۔ کانفرنس میں گزشتہ ڈیڑھ برس کی مدت کے دوران جمہوری اداروں کے کام کا تفصیل کے ساتھ جائزہ لیا گیا۔ اور ان اداروں کے کام کو بہتر بنانے کی غرض سے متعدد فیصلے کئے گئے۔ کل کے اجلاس کے خاتمہ پر جو سرکاری بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں اس امر کی وضاحت نہیں کی گئی۔ کہ جمہوری اداروں کی مالی حالت بہتر بنانے کے لئے کیا طریقے اختیار کئے جائیں گے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ اس سلسلہ میں صوبائی حکومتیں ہی ضروری اقدامات کریں گی۔

گورنروں کی کانفرنس نے کھیلوں اور ثقافت کے بارے میں بھی متعلقہ کمیٹی کی رپورٹ پر غور کیا۔ اور یہ فیصلہ کیا کہ چونکہ پاکستان کی بنیاد اسلام کے نظریہ پر قائم ہے۔ اس لئے پاکستان کی ثقافتی ترقی اسلام کی اخلاقی قدروں کے مطابق ہونی چاہیئے۔

عرب ممالک کی مشترکہ دفاعی کمان

بیروت ۲۲ جون۔ عراق کے وزیر خارجہ مسٹر ہاشم جواد نے کہا ہے کہ عرب ممالک مشترکہ فوجی کمان قائم کرنے پر متفق ہو گئے ہیں۔ مسٹر ہاشم جواد نے بیروت میں عرب ممالک کی دفاعی کانفرنس میں شرکت کی تھی۔

اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب

بیرونی ممالک روانہ ہو گئے

مکرم مولوی عبدالمالک خان صاحب اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ممالک بیرون تشریف لے جانے کے لئے مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۱ء کو کراچی سے بذریعہ ہوائی جہاز روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہر سفر و حضر میں آپ کا حامی و ناصر ہو۔ اور حصول مقاصد میں آپ کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

(وکالت تبشیر ربوہ)

درخواست دعا

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ مطلع فرماتی ہیں کہ ان کی والدہ صاحبہ محترمہ بعارضہ بخار و انگزیما بہت بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے آمین

لجنہ اماء اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

مورخہ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء کو منعقد ہوگا

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع بتاریخ ۲۰-۲۱-۲۲ اکتوبر ۱۹۶۱ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار حسب سابق دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں منعقد ہوگا۔ عہدہ داران اس سلسلہ میں ابھی سے پوری تیاری شروع کر دیں۔ اور ہر لجنہ کوشش کرے کہ ان کا نمائندہ ضرور شامل ہو۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر [illegible]

روزنامہ الفضل ربوہ
مؤرخہ ۲۳ جون ۱۹۶۱ء

حضرت نظام المشائخ علیہ الرحمۃ اور بادشاہ

حضرت نظام الدین اولیا رحمۃ اللہ علیہ جن کو نظام المشائخ کے خطاب سے بھی یاد کیا جاتا ہے اور جن کا مزار شریف دہلی میں زیارت گاہ خاص و عام بنا ہوا ہے۔ خلجیوں اور تغلقوں کے عہد میں ہوئے ہیں آپ کی شان کی وجہ سے عموماً یہ بادشاہ آپ سے حسد کرتے تھے۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں :-

"سلطان علاؤالدین کے بعد اس کا بیٹا شہاب الدین تخت شاہی پر بیٹھا۔ یہ وہی مغرور بادشاہ ہے جس نے نظام المشائخ کا سر کاٹ لانے کا ایک ہزار تنکے انعام مقرر کیا تھا۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ اس نے نظام المشائخ کی جبری حاضری کے احکام جاری کر دیئے۔

لیکن تاریخ حاضری کی آمد سے قبل ہی اس کی زندگی کے سانسوں کا تسلسل ٹوٹ گیا اور یوں حضرت نظام الدین کے نیازکیشوں کی روحوں کو سکون و طمانیت نصیب ہوئی۔

حضرت نظام المشائخ سے متعلق ایسا ہی ایک اور واقعہ بھی بیان کیا جاتا ہے جو عہدِ غیاث الدین تغلق کا ہے۔ یہ بادشاہ بھی ان سے بہت بدگمان تھا۔ بلکہ ایک وقت میں تو اس نے آپ سے ان تمام رقومات اور تحائف کی واپسی کا مطالبہ بھی کر دیا تھا جو خسرو خاں نے آپ کو پیش کی تھیں۔ دراصل وجہ یہ تھی کہ خزانے میں پیسہ نہیں تھا۔ لیکن نظام المشائخ نے انکار کر دیا۔ کیونکہ یہ تمام رقومات غرباء و مساکین کی امداد پر صرف کر چکے تھے اس پر وہ اور بھی برہم ہو گیا اور ترہٹ و سنار کی مہمات پر جاتے ہوئے حکم دیتا گیا کہ

اس کی واپسی تک آپ دلی چھوڑ کر چلے جائیں ورنہ بہتر نہ ہوگا۔

جونہی آپ کے عقیدت مندوں نے یہ سنا۔ انہیں تشویش لاحق ہوئی اور انہوں نے رفع شر کے لئے ترکِ دہلی کا مشورہ دیا لیکن وہ جب بھی ایسا مشورہ دیتے آپ جواب میں فرما دیتے "ہنوز دلی دور است" — یعنی ابھی دلی میں آنے تو دو۔ ابھی تو دلی دور ہے یہاں تک کہ وہ دہلی سے صرف ایک منزل پر آ اترا۔ اور اس کے بیٹے جونا خاں تغلق نے دہلی کو سجا کر اس کے استقبال کی تیاریاں شروع کر دیں بلکہ دہلی سے ذرا دور اس کے قیام کے لئے ایک مکان بھی تعمیر کرایا۔ جب بادشاہ امراء اور خود جونا خاں اسی مکان میں کھانے سے فارغ ہوئے اور شہزادہ اٹھ کر ان ہاتھیوں کو (جن کا معائنہ کرانا مقصود تھا) ترتیب سے کھڑا کرنے کے احکام دینے کے لئے باہر نکلا تو چھت بادشاہ اور درباریوں پر آ گری اور بادشاہ ہلاک ہو گئے۔"

اس سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی کس طرح حفاظت کرتا ہے اگر ایک ہی واقعہ ہوتا تو کہا جا سکتا تھا کہ اتفاق سے ایسا ہو گیا ہوگا مگر ایسا نہیں ہے یہ دو باجبروت بادشاہوں کے واقعات ہیں جنہوں نے حضرت نظام المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو ملیا میٹ کرنا چاہا مگر اللہ تعالیٰ نے دونوں کو موت سے لاچار کر دیا۔ آج بھی جبکہ ان بادشاہوں کے صرف نام ہی تاریخ میں رہ گئے ہیں حضرت نظام المشائخ کا مزار آپ کی اعلیٰ اور خدا رسیدہ زندگی کا ایک زندہ ثبوت ہے یہی نہیں آج بھی ہزاروں لاکھوں مسلمان آپ کے نام کے ساتھ نسبت رکھنا فخر سمجھتے ہیں چنانچہ آپ کے نام سے ایک سلسلہ ابھی تک جاری ہے اور اس سلسلہ سے تعلق رکھنے والے بڑے فخر سے اپنے آپ کو نظامی کہلانا پسند کرتے ہیں۔

کیا یہ عبرت کا مقام نہیں ہے کہ اس بندۂ حق کے نہ صرف بعض بدنصیب عوام دشمن تھے جو آپ کے خلاف بادشاہوں سے جا جا کر چغلیاں کھاتے تھے بلکہ ان کے ورغلانے کی وجہ سے بادشاہ بھی ان کے دشمن بن گئے تھے جنہوں نے بار بار آپ کو چیلنج دیا۔ اور آپ کو مٹانے کا تہیہ کیا مگر ہر بار اللہ تعالیٰ کا ہاتھ درمیان میں آ کر آپ کو محفوظ کرتا رہا۔

یہ تو ایک بندہ حق کی بات ہے اللہ تعالیٰ کے بندگان کے ساتھ دنیادار اور درباری لوگ دین کے نام سے ہمیشہ ہی ایسا کرتے چلے آئے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہی ان کے دشمنوں کو شکست دیتا رہا ہے کیونکہ یہ بندگانِ حق باوجود دنیاوی لحاظ سے بالکل کمزور و ناتواں ہونے کے اللہ تعالیٰ پر ہی پورا بھروسہ رکھتے آئے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ ان کی اس طرح حفاظت کرتا رہا ہے کہ دنیا دیکھ کر حیرت زدہ رہ جاتی رہی ہے۔

دولتمند اور قومی خدمت

"پنجاب یونیورسٹی کی مالی مشکلات" کے متعلق موقر معاصر روزنامہ نوائے وقت نے ایک مفید ادارتی نوٹ شائع کیا ہے جس کو ہم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کرتے ہیں:-

"پاکستان کی سب سے بڑی اور قدیم دانش گاہ — پنجاب یونیورسٹی — کافی عرصہ سے سرمایہ کی کمی کی شکایت سے دوچار ہے۔ اب یہ مسئلہ کچھ زیادہ نازک اور سنگین صورت اختیار کر گیا ہے۔ اس کے پیشِ نظر یونیورسٹی کو نہ صرف اپنے مجوزہ کیمپس کے منصوبہ میں کافی کتر بیونت کے لئے کہا گیا ہے بلکہ اسے اپنے تعلیمی توسیع کے پروگرام کو بھی سرد خانہ میں رکھنے کی مجبوری پیش آ رہی ہے۔

یہ صورت حال کسی طرح حوصلہ افزا اور باعثِ رشک نہیں۔ صوبائی اور مرکزی حکومتوں سے بلاشبہ یہی کہا جائے گا کہ وہ پنجاب یونیورسٹی کے لئے زیادہ گرانٹوں کا اہتمام کریں۔ لیکن اس سلسلہ میں صوبے کے اربابِ صنعت و تجارت پر بھی بڑی بھاری ذمہ داری عاید ہوتی ہے یونیورسٹی ان کے لئے تعلیمی اور فنی استعداد سے بہرہ ور افراد میسر کرتی ہے اس حسن خدمت کا انہیں فراخدلی سے اعتراف کرنا چاہیئے دنیا بھر میں — جہاں کاروبار کی آزادی کے اصول پر عمل ہو رہا ہے — صنعتی اور کاروباری ادارے تعلیم کی ترقی و توسیع میں حکومتوں سے بھی بڑھ کر دلچسپی لے رہے ہیں۔ پاکستان کے بڑے صنعت کاروں اور تاجروں کو بھی اب ایسے امور میں اپنی قومی اور اخلاقی ذمہ داری کا احساس کرنا چاہیئے اور ملک کی سب سے قدیم یونیورسٹی کو فراخدلانہ عطیات دے کر اس کی ساری مشکلات دور کر دینی چاہئیں۔"

سال کے شروع میں الفضل میں ایک اداریہ خیرات کے زیر عنوان شائع ہوا تھا اس کا کچھ حصہ ہم جو برطانیہ سے تعلق رکھتا ہے نقل کرتے ہیں :-

"یورپ میں خیرات کا اکثر حصہ نہایت منظم طور پر صرف ہوتا ہے اور مستحقین کے علاوہ بہت سے عوامی کام مثلاً تعلیم مذہبی مشن وغیرہ اسی روپیہ کے بل پر نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ ابھی حال میں ایک مضمون اسی موضوع پر شائع ہوا ہے جس میں صرف برطانیہ کی خیرات کا ذکر ہے کہ کس طرح روپیہ جمع کیا جاتا ہے اور کس طرح اس کو خرچ کیا جاتا ہے چنانچہ اسی مضمون میں بتایا گیا ہے کہ پچھلے سال برطانیہ میں بارہ کروڑ پونڈ خیرات کا جمع کیا گیا اس میں سے افراد نے تقریباً دس کروڑ دیا باقی روپیہ کا بڑا حصہ بڑی بڑی فرموں اور کارخانوں نے مہیا کیا۔ تقریباً ایک کروڑ پینسٹھ لاکھ پونڈ خیراتی روپیہ پر نفع کے طور پر حاصل ہوا یہ روپیہ کہاں خرچ ہوا؟ مضمون میں بتایا گیا ہے کہ ۱/۴ حصہ تعلیم میں خرچ کیا گیا۔ ۱/۳ حصہ سے زیادہ روپیہ ناداروں اور بیماروں کے اخراجات پر صرف ہوا اور تقریباً ۱/۱۴ حصہ چرچوں پر خرچ کیا گیا۔

مضمون نگار بیان کرتے ہیں کہ یہ بات غلط ہے کہ اب لوگ زیادہ خیرات نہیں کرتے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گذشتہ ۲۵ سال کے دوران میں انفرادی خیرات کی فی کس آمدنی پہلے سے دوگنی ہو گئی ہے۔ اکثر کاروباری فرمیں بہت سا روپیہ خیرات میں دیتی ہیں۔ جو زیادہ تر تعلیم پر صرف ہوتا ہے۔ تعلیم پر جتنا روپیہ صرف ہوتا ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ خیرات سے حاصل ہوتا ہے۔ باقی حکومت خرچ کرتی ہے۔ فرمیں مختلف اغراض سے روپیہ دیتی ہیں بعض فرموں کا روپیہ ان کے کارندوں پر ہی صرف ہوتا ہے لیکن بعض فرمیں اس لئے روپیہ دیتی ہیں کہ تعلیم زیادہ ہو تاکہ ان کو زیادہ سے زیادہ ماہرین اپنے کارخانوں کے لئے میسر آ سکیں۔

اس سے ظاہر ہے کہ خیرات کو منظم کرنے سے ملک و قوم کی ترقی میں کتنا اضافہ ہو سکتا ہے

(باقی ملاحظہ ہو صٓ پر)

اخبار الفضل سے متعلق
حضرت مصلح موعود اطال اللہ بقاءہ کا ارشاد

"الفضل ہمارے سلسلہ کا بڑا اہم آرگن ہے اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے .... دوستوں کو چاہیئے کہ الفضل کی اشاعت کی طرف توجہ کریں کیونکہ مرکز کا آرگن اگر پہنچتا رہے قوم کو مرکز سے تعلق قائم رہتا ہے"

حضور کے اس فرمان کی روشنی میں عام مخلص احباب سے درخواست ہے کہ وہ الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے کما حقہٗ کوشش فرمائیں۔

(مینجر الفضل)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ایک تاریخی سوال اور اس کا جواب

حضرت علی رضی اللہ عنہ مدینہ چھوڑ کر عراق کیوں تشریف لے گئے تھے؟

—— فرمودہ ۱۷ فروری ۱۹۴۷ء بمقام قادیان ——

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہے۔

فرمایا:۔

چند دن ہوئے کچھ آدمی لاہور سے آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے مجھ سے بعض سوالات کئے جن میں سے ایک سوال یہ تھا کہ حضرت علیؓ مدینہ چھوڑ کر عراق کی طرف کیوں چلے گئے تھے؟

یہ ایک ایسا تاریخی سوال ہے

جس کے متعلق ہمیشہ ہی مختلف آراء رہی ہیں اور لوگوں کے دلوں میں بار بار یہ سوال پیدا ہوتا رہا ہے۔ کہ آخر وجہ کیا ہے کہ آپ عراق تشریف لے گئے۔ جبکہ مدینہ اسلام کا مرکز تھا۔ بعض لوگوں نے اپنی نادانی سے یہ خیال کیا ہے کہ انہوں نے مدینہ کو اس لئے چھوڑا کہ آپ ڈرتے تھے کہ مدینہ کے لوگ میری زیادہ مخالفت کریں گے۔ اور چونکہ عراق کے لوگوں سے آپ کو زیادہ ہمدردی کی امید تھی۔ اس لئے آپ وہاں چلے گئے۔ قطع نظر اس سے کہ عراق کے لوگوں کو آپ سے ہمدردی تھی۔ مدینہ کے لوگوں کی مخالفت کا خیال بالبداہت باطل ہے۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ انصار کو حضرت علیؓ سے بالخصوص محبت تھی اور مدینہ درحقیقت انصار کا ہی شہر تھا۔ اس لئے یہ خیال بالکل غلط ہے باقی رہی عراق والوں کی ہمدردی سو یہ بھی درست ہے اور

اس کی وجہ یہ ہے

کہ جو لوگ حضرت عثمانؓ کے قاتل تھے وہ یا تو مصر کے رہنے والے تھے یا عراق کے رہنے والے۔ مصر میں عبداللہ بن سبا ان کا سردار تھا اور وہی اس فتنہ کا بانی مبانی تھا۔ درحقیقت وہ مصری فلسفہ کا معتقد تھا۔ اور اسے اسلام سے کوئی دلی رغبت نہ تھی۔ جب اسلام مختلف ممالک میں پھیلا۔ تو وہ بھی مسلمان ہو گیا مگر اندرونی طور پر

نظام خلافت کے خلاف

جد وجہد شروع کردی۔ اور ایسے اعتقادات بھی پھیلانے شروع کر دیئے جو اسلام کے خلاف تھے۔ مثلاً اس نے یہ کہنا شروع کر دیا۔ کہ قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے۔ دراصل وہ تناسخ کا قائل تھا۔ مگر آدمی بڑا ذہین اور ہوشیار تھا۔ اگر وہ بولتا کہ تناسخ درست ہے تو لوگ جوش میں آجاتے۔ مگر اس نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی روح دوبارہ دنیا میں آئے گی۔

اب کون ایسا انسان ہے

جو اس کی مخالفت کر سکے۔ ہر شخص کہے گا کہ کاش ایسا ہی ہو۔ اور ہم پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں دیکھیں۔ اس نے چالاکی یہ کی کہ قرآن کریم کی وہ پیشگوئیاں جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بکر ثانی دوبارہ آنے کے متعلق تھیں۔ یا وہ پیشگوئیاں جو آپؐ کی بعثت ثانیہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ جیسے سورۃ جمعہ میں پیشگوئی ہے۔ ان سے استدلال کر کے وہ اپنے عقیدے کو تقویت دیتا اور کہتا کہ ان میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوبارہ آنے کا ذکر ہے۔ لوگ محبتِ رسول کی وجہ سے اس کی ان باتوں سے خوش ہو جاتے۔ اور وہ حقیقت کی تہ تک پہونچنے کی کوشش نہ کرتے۔ اسی طرح قرآن کریم کی یہ آیت کہ ان الذی فرض علیک القرآن لرادّک الی معاد اس سے وہ یہ استدلال کرتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے حالانکہ اس میں

فتح مکہ کی پیشگوئی

تھی۔ اور مکہ ہی معاد تھا۔ کیونکہ وہ عربوں کا مرجع تھا اور ہمیشہ حج کے لئے لوگ مکہ میں آتے جاتے تھے۔ بہر حال وہ لوگ جنہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے محبت تھی۔ مگر انہوں نے آپؐ کو دیکھا نہ تھا۔ وہ ان باتوں سے خوش ہوتے۔ اور کہتے کہ اس سے بڑھ کر اور کیا چاہیئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لاویں۔ غرض عبداللہ بن سبا اپنے اندر

ایک بہت بڑے فتنہ کی روح

رکھتا تھا۔ اس نے لوگوں کو اپنے دام تزویر میں پھنسانے کے لئے ادھر ادھر آدمی بھیجے۔ تو عراق کے لوگوں میں اس نے بے چینی اور اضطراب محسوس کیا۔ اور اس نے سمجھا کہ اگر میرے مفید مطلب کوئی لوگ ہو سکتے ہیں۔ تو وہ عراق کے لوگ ہی ہیں۔ درحقیقت عراق کے لوگوں میں بے چینی اور اضطراب کی وجہ یہ تھی کہ ایرانیوں سے جنگ کرنے کے بعد جب عرب افواج واپس لوٹیں تو انہیں عرب میں واپس جانا پسند نہ آیا۔ کیونکہ وہ دنیا کے دوسرے ممالک میں رہ کر ترقی اور خوشحالی کی زندگی بسر کرنے کی عادی ہو چکی تھیں۔ گویا ان کی مثال بالکل ویسی ہی تھی۔ جیسے پرانے زمانہ میں جب کوئی یورپ جاتا۔ تو اس کی حالت ہو جاتی۔ اب تو یورپ میں آنا جانا ایک روزمرہ کی بات ہو گئی ہے اور اس میں کوئی عجوبہ نظر نہیں آتا لیکن

پرانے زمانہ میں

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بیعت کی حقیقت

"بیعت میں جاننا چاہیئے کہ کیا فائدہ ہے اور کیوں اس کی ضرورت ہے؟ جب تک کسی شے کا فائدہ اور قیمت معلوم نہ ہو تو اس کی قدر آنکھوں کے اندر نہیں سماتی جیسے گھر میں انسان کے کئی قسم کا مال و اسباب ہوتا ہے۔ مثلاً روپیہ پیسہ۔ کوڑی۔ لکڑی وغیرہ۔ تو جس قسم کی جو شے ہے اسی درجہ کی اس کی حفاظت کی جاوے گی۔ ایک کوڑی کی حفاظت کے لئے وہ سامان نہ کرے گا۔ جو پیسہ اور روپیہ کے لئے اسے کرنا پڑے گا۔ اور لکڑی وغیرہ کو تو یونہی ایک کونہ میں ڈال دے گا۔ علیٰ ہذا القیاس جس کے تلف ہونے سے اس کا زیادہ نقصان ہے اس کی زیادہ حفاظت کرے گا۔ اسی طرح بیعت میں عظیم الشان بات توبہ ہے۔ جس کے معنے رجوع کے ہیں۔ توبہ اس حالت کا نام ہے۔ کہ انسان اپنے معاصی سے جن سے اس کے تعلقات بڑھے ہوئے ہیں۔ اور اس نے اپنا وطن انہیں مقرر کر لیا ہوا ہے۔ گویا کہ گناہ میں اس نے بود و باش اختیار کر لی ہوئی ہے۔ تو توبہ کے معنے یہ ہیں کہ اس وطن کو چھوڑنا اور رجوع کے معنے پاکیزگی اختیار کرنا۔ اب وطن کو چھوڑنا بڑا گراں گزرتا ہے۔ اور ہزاروں تکلیفیں ہوتی ہیں۔ ایک گھر جب انسان چھوڑتا ہے۔ تو کس قدر اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور وطن کو چھوڑنے میں تو اس کو سب یار دوستوں سے قطع تعلق کرنا پڑتا ہے۔ اور سب چیز دل کو مثل چارپائی، فرش و ہمسائے، وہ گلیاں کوچے، بازار سب چھوڑ چھاڑ کر ایک نئے ملک میں جانا پڑتا ہے۔ یعنی اس (سابقہ) وطن میں کبھی نہیں آتا۔ اس کا نام توبہ ہے۔ معصیت کے دوست اور ہوتے ہیں۔ اور تقوےٰ کے دوست اور۔ اس تبدیلی کو صوفیاء نے موت کہا ہے۔ جو توبہ کرتا ہے اسے بڑا حرج اٹھانا پڑتا ہے۔ اور سچی توبہ کے وقت بڑے بڑے حرج اس کے سامنے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ رحیم کریم ہے وہ جب تک اس کل کا نعم البدل عطا نہ فرماوے نہیں مارتا۔ ان اللہ یحب التوابین میں یہی اشارہ ہے کہ وہ توبہ کر کے غریب بیکس ہو جاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ اس سے محبت اور پیار کرتا ہے۔ اور اسے نیکوں کی جماعت میں داخل کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۳۰۲)

جب کوئی بیرسٹر یورپ سے واپس آیا کرتا تھا تو وہ یہ نہیں کہتا تھا کہ ہم یوں کریں گے بلکہ جب اُسے ہندوستانیوں سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا تو وہ اس انداز میں کلام کیا کرتا کہ "ہم لوگ یوں بولتا" "تم لوگ یوں کہتا" دور بعض کے متعلق تو یہاں تک لطیفہ بن جاتا کہ خواہ ان کا اپنا رنگ کتنا ہی کالا ہوتا وہ دوسروں کو اپنی انگریزیت جتانے کے لئے یہ کہتے کہ تم کالا لوگ یوں ہوتا ہے اسی طرح اہل عرب کی زندگی بالکل سادہ تھی ان کا کھانا پینا اور پہننا بالکل سادہ تھا۔ جب قیصر و کسریٰ کی حکومتوں پر وہ حملہ کرنے کے لئے گئے تو صحابہؓ نے تو ان سے کوئی خاص اثر قبول نہ کیا۔ کیونکہ وہ خود دیکھی

متمدن زندگی

بسر کرتے تھے مگر بدوی لوگ جب ادھر اُٹھا کیے اور ادھر ایران کی سرحدوں پر پہنچے اور ان گوہ کھانے والوں اور اونٹنی کا دودھ پی پی کر گذارہ کرنے والوں نے دیکھا کہ دنیا میں بڑے بڑے محلات ہیں۔ کمروں میں قالینیں بچھی ہوئی ہیں۔ آفتابوں میں ہاتھ دھلائے جاتے ہیں۔ دسترخوانوں پر کھانے کھلائے جاتے ہیں تو انہیں واپس جانا سخت گراں گذرا۔ اور انہوں نے سمجھا کہ ایسی اعلےٰ زندگی ترک کر کے ہمارے لئے پھر وہی غیر متمدن زندگی بسر کرنا بالکل ناممکن ہے۔ چنانچہ ایرانی فوجیں جب فتوحات حاصل کرنے کے بعد لوٹیں تو وہ عرب میں نہیں آئیں۔ بلکہ عراق میں پھیل گئیں۔ کیونکہ اب

متمدن زندگی کا نقشہ

ان کے سامنے تھا اور وہ شہری زندگی سے متمتع ہونا زیادہ پسند کرتے تھے۔ دوسری طرف رومی حکومت کو شکست دینے والی فوجیں جب واپس لوٹیں تو وہ بھی عرب کی بجائے فلسطین اور شام وغیرہ علاقوں میں پھیل گئیں کیونکہ فلسطین اور شام کے علاقے اچھے متمدن تھے اور وہاں بھی صنعت و حرفت کا خوب زور تھا۔ غرض ایک طرف عراق اور دوسری طرف فلسطین اور شام چھاؤنیاں بن گئیں۔ اور اسلامی فوجوں نے ان مقامات پر اپنا ڈیرہ ڈال دیا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں جب اسلامی حکومت قائم ہوئی اور عراق کا علاقہ مسلمانوں کے قبضہ میں آیا۔ تو حضرت عمرؓ نے یہ فیصلہ فرمایا کہ جس قدر افتادہ زمینیں ہیں انہیں محفوظ رکھا جائے۔ لوگوں میں بانٹا نہ جائے۔ جب ایران سے اسلامی فوجیں واپس لوٹیں تو چونکہ عربی زندگی ان کے مذاق کے مطابق نہیں رہی تھی۔ وہ ان چھاؤنیوں میں بس گئیں اور یکدم بڑے بڑے شہر کوفہ اور بصرہ وغیرہ آباد ہو گئے۔ لیکن ظاہر ہے کہ ان لوگوں کو چسکے پڑے ہوئے تھے اور ہم کہہ سکتے ہیں کہ بدویوں میں لوٹ مار بھی ہوتی ہوگی۔ اگر یہ لوگ واپس مدینہ میں چلے جاتے تو دین کی خدمت کرتے اور

دنیا دارانہ خیالات

ان کے دماغوں میں پیدا نہ ہوتے۔ مگر جب یہ واپس نہ لوٹے تو ادھر ان کو کوئی کام نہ رہا۔ اور ادھر ان کی عادتیں خراب ہو چکی تھیں۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اور انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ زمینیں ہم میں تقسیم ہو جانی چاہئیں تا کہ ہم ان سے فائدہ اٹھائیں۔ عراق کے گورنر نے حضرت عمرؓ کو یہ تمام حالات لکھے مگر آپؓ نے فرمایا میں اس مطالبہ کو منظور نہیں کر سکتا۔ یہ افتادہ زمینیں اسی طرح پڑی رہیں تا کہ آئندہ عرب کی ترقی کا سکیم جاری رہے۔ حضرت عمرؓ کے بعد حضرت عثمانؓ نے بھی ایسا ہی کیا مگر آپ کے ابتدائی چھ سالہ عہد خلافت میں ایک طرف تو جنگیں ختم ہو گئیں اور دوسری طرف

کوئی نیا پروگرام

نہ تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان لوگوں کی طرف سے یہ مطالبہ بڑے زور سے شروع ہو گیا۔ حضرت عثمانؓ کو حضرت عمرؓ کی پالیسی ہی پسند تھی اور انہوں نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ ان زمینوں کو بجائے لوگوں میں تقسیم کرنے کے ان کی آمد غرباء پر خرچ کیا جائے۔ اس کے نتیجہ میں لوگوں میں اور زیادہ بے چینی شروع ہو گئی اور انہوں نے گورنروں پر اعتراض کرنے شروع کر دیئے۔ آخر یہ فتنہ بڑھتے بڑھتے ایسا رنگ اختیار کر گیا کہ تمام عالم اسلامی اس کی لپیٹ میں آ گیا اور حضرت عثمانؓ کو شہید کر دیا گیا۔ "اسلام میں اختلافات کا آغاز" میری ایک کتاب ہے جس میں یہ تمام تفاصیل چھپی ہوئی موجود ہیں

جب حضرت عثمانؓ شہید ہو گئے

اور صحابہؓ وغیرہ نے اپنی طاقت کو منظم کرنا شروع کیا تو بغاوت کرنے والے گروہ کو اپنی فکر پڑ گئی۔ چنانچہ ان میں سے کچھ تو روتے ہوئے حضرت علیؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ حضور پر ہی اب تمام عالم اسلامی کی وحدت کا انحصار ہے۔ کچھ حضرت معاویہؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ آپ پر ہی اب اسلام کی ترقی کی بنیاد ہے۔ کچھ حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ کے پاس پہنچے اور کہا کہ جو کچھ کر سکتے ہیں آپ ہی کر سکتے ہیں۔ کچھ حضرت عائشہؓ کے پاس جا پہنچے اور ان سے اس فتنہ کو دور کرنے کی درخواست کی۔ حضرت علیؓ کے گرد یہ جتھا زیادہ ہو گیا۔ کیونکہ

حضرت علیؓ کا نقطہ نگاہ

یہ تھا کہ پہلے امن قائم کرنا چاہیئے اور اس کے بعد حضرت عثمانؓ کے قاتلوں کو سزا دینی چاہیئے۔ اگر فوراً سزا دی گئی تو فساد بڑھ جائے گا کم نہیں ہو گا۔ اس کے بالمقابل حضرت طلحہؓ، حضرت زبیرؓ اور حضرت عائشہؓ کا نقطہ نگاہ یہ تھا کہ ان کو فوراً سزائیں ملنی چاہئیں یہ دونوں نقطۂ نگاہ سیاسی لحاظ سے صحیح ہیں کبھی فوری گرفت کرنی پڑتی ہے اور کبھی ڈھیل دینی پڑتی ہے۔ میاں بیوی کا جھگڑا ہو تو کبھی خاوند بالکل خاموش رہتا ہے۔ اور کبھی اس خیال سے کہ بچہ گستاخ نہ ہو جائے اسے فوراً ڈانٹ دیتا ہے۔ اسی طرح حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے تو

یہ پہلو اختیار کیا

کہ ان لوگوں کو فوراً سزا ملنی چاہیے۔ اور حضرت علیؓ نے یہ پہلو اختیار کیا کہ پہلے امن قائم ہونے دو پھر جو مجرم ثابت ہو گا اسے سزا دی جائے گی۔ چونکہ عراق کے لوگ بھی اس فتنہ کو کھڑا کرنے والے تھے اور وہ حضرت عثمانؓ کو شہید کرنے میں پیش پیش تھے یہ لازمی بات تھی کہ وہ اپنے بچاؤ کی تدبیر کرتے۔ حضرت عائشہؓ، حضرت طلحہؓ اور حضرت زبیرؓ نے تو ان کو دھتکار دیا۔ مگر حضرت علیؓ چونکہ پہلے امن قائم کرنا چاہتے تھے۔ اس لئے انہوں نے ان سے ہمدردی کرنا مناسب سمجھی اور سرزنش نہ کی۔ یہی وجہ تھی کہ عراق والوں کو حضرت علیؓ سے ہمدردی ہو گئی اور انہوں نے حضرت علیؓ کو عراق میں بلا لیا پس اس میں مدینہ والوں کی کسی دشمنی کا سوال نہیں۔ مدینہ والے انصار تھے اور انصار حضرت علیؓ سے خاص طور پر محبت رکھتے تھے۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے بہنوئی غلام نبی صاحب چوہدری اور میری بہن بیمار ہیں احباب دونوں کی صحت کیلئے دعا فرمائیں (آغا نسیم احمد خان خالد سعود آباد کراچی)

تحصیل ڈسکہ کی احمدی جماعتوں کا تربیتی دورہ

(از مکرم بابو قاسم دین صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

مکرم و محترم سید مسیح اللہ شاہ صاحب بی اے بی ٹی نے تحصیل ڈسکہ کی جماعتوں کی تربیت کے لئے ایک ماہ کے لئے اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ وہ اب جماعتوں کا دورہ کریں گے۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور جملہ عہدہ داران مہربانی کر کے ان کے ساتھ پوری طرح سے تعاون کریں اور ان سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

تحریک مساجد ممالک بیرون کیلئے ایک مخلص بہن کی طرف سے

قابل قدر اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود نے مجلس مشاورت ۱۹۵۲ء میں تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے ایک قاعدہ منظور فرماتے ہوئے فرمایا:۔

"اسی طرح میں نے تحریک کی تھی کہ خوشی کی مختلف تقاریب پر مساجد فنڈ کے لئے کچھ نہ کچھ دیتے رہنا چاہیئے۔ مثلاً کسی کی شادی ہوئی تو وہ حسب توفیق کچھ چندہ مساجد کے لئے دیدے۔ کسی کے ہاں بچہ پیدا ہوا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔ کسی نے مکان بنایا ہے یا نوکر لگا ہے تو وہ اس خوشی میں کچھ دیدے۔"

چنانچہ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ امۃ العلیم صاحبہ بیگم چوہدری امین احمد صاحب اعظم کلاتھ ایجنسی نگھاس منڈی سیالکوٹ شہر اپنی چٹھی مورخہ ۱۲ جون ۱۹۶۱ء میں تحریر فرماتی ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں لڑکا عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کا آنا ہمارے لئے ہر لحاظ سے مبارک کرے آمین۔ ہم نے پہلے ہی مساجد ممالک میں پچاس روپے بھیجنے کا عہد کیا ہوا تھا۔ آپ کی یاد دہانی کا بہت بہت شکریہ۔ ہم انشاء اللہ مبلغ ۵۰/- روپے عنقریب بھیج دیں گے۔"

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس مخلص بہن کو اور ان کے خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

وصیّت کا خصوصی انعام

(از مکرم قریشی محمد نذیر صاحب ملتانی سابق مربی سلسلہ)

اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت ہے کہ وہ اپنے ماموروں کے ذریعہ روحانی انعامات نازل فرماتا ہے جیسے کہ فرمایا:۔ رسلاً مبشرین و منذرین۔ انبیاء اور رسل کے ذریعہ ان کے ماننے والوں کو انعامات سے نوازا جاتا ہے اور نہ ماننے والوں کو انذاری نشانات سے مطلع کیا جاتا ہے۔ لیکن ان مبشرات کے علاوہ کوئی نہ کوئی خاص انعام بھی مجموعی طور پر اپنے متبعین کے لئے ان مقدسین کے ذریعہ ضرور عطا کیا جاتا ہے۔ جس کی تفصیل میں جانے کا موقعہ نہیں بہرحال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کا جو نزول فرمایا۔ وہ بہشتی مقبرہ کے رنگ میں ہے۔

انسان طبعاً اس بات کا متمنی ہے کہ وہ اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لے اور اسکے لئے وہ انتہائی کوشش کرتا ہے۔ چنانچہ وہ دنیا میں ایسے بہت سے اعمال اور مساعی کا نتیجہ دیکھ لیتا ہے اور جس قدر ان میں سے باقی رہ جاتے ہیں۔ ان کے لئے وہ زبردست خواہش رکھتا ہے کہ اس کے اعمال کے نتائج اسکی حسب منشاء ظاہر ہوں مگر بہت خوش قسمت وہ انسان ہے جو ایسے اعمال کا کوئی یقینی نتیجہ دیکھ لے جن کی جزا کا تعلق اس دنیا سے نہیں بلکہ حیات اخروی سے ہے اس لحاظ سے بہشتی مقبرہ کا انعام اتنی بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ اس پر جس قدر بھی خوشی کی جائے کم ہے۔ اور اسے جس قیمت پر بھی لینا پڑے بہت ارزاں اور سستا ہے اور ایک روحانی انسان کے اندر ہر وقت یہ تڑپ پیدا ہونی چاہیئے کہ جنس بالا کی کہ ارزانی ہنوز یعنی اپنے اعمال کو زیادہ سنوار تا اس کی قیمت زیادہ سے زیادہ پڑے گی۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں " اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے مجھے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا۔ انزل فیہا کل رحمۃ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔" (الوصیت ص۲۸)

اب اس بڑے انعام پر حضور علیہ السلام چاہتے ہیں کہ کچھ شرائط عائد کر دی جائیں ان میں سے شرط نمبر ۲ میں یہ درج ہے ۔

" تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ وہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔" (الوصیت ص۲۹)

اب کوئی شخص یہ خیال نہ کرے کہ محض اپنے مال کا ایک حصہ ادا کر دینے سے اس روحانی مقام کا وہ وارث ہو سکتا ہے یہ تو ایک دنیاداری رنگ کی بیع و شراء ہے اس شبہ کو دور فرماتے ہوئے حضور علیہ السلام ایک تیسری شرط لگاتے ہیں۔ " تیسری شرط یہ کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا ہو اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو۔" اور مزید برآں شرط ۴ میں حضور فرماتے ہیں " ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا۔ اور صالح تھا۔ تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔"

یہ شرائط بتلاتی ہیں کہ اس روحانی اور اُخروی انعام کا مستحق ایسا انسان ہی ہو سکتا ہے جو دنیا میں اپنے اعمال کے لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہو وہ جہاں مالی قربانی کے لحاظ سے ممتاز ہو وہاں ساتھ ہی اعمال صالحہ کی بجا آوری میں بھی یکتا ہو۔ قرآن کریم پر مجموعی غور کرنے سے یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کے بھی اعمال کے لحاظ سے ان کے درجات کی تعیین فرماتا ہے حتّٰی کہ اسکے خاص مقربین انبیاء اور رسل بھی اس میں شامل ہیں جیسے فرمایا۔ تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض منھم من کلم اللّٰہ ورفع بعضھم درجات۔ البتہ عام مومنین کا یہی فرض ہے۔ کہ وہ کہدیں لا نفرق بین احد من رسلہ یعنی ہمارے لئے اس کے سب رسول واجب التعظیم اور واجب الاطاعت ہیں۔ انبیاء کے متبعین میں بھی درجات کا امتیاز ہو جاتا ہے۔ اسی قسم کے امتیاز کا ایک ذریعہ اللہ تعالیٰ نے وصیت کی صورت میں مقرر فرمایا ہے۔ پس جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا

وجود اس پُر فتن زمانہ کے لئے ایک خاص قسم کی رحمت بن کر آیا ہے۔ وہاں دین کے لئے قربانی اور روحانیت میں اعلیٰ مقام پانے کے لئے وصیت کا نظام بھی ایک مابہ الامتیاز عمل کی حیثیت رکھتا ہے۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس پر بطیب خاطر عمل پیرا ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم الوصیت کے ارشاد کی ماہیت کو سمجھ سکیں اور اس ارشاد کی زیادہ سے زیادہ تعمیل کر سکیں۔ آمین یا رب العٰلمین۔

بزرگان سلسلہ احمدیہ کے ایمان افروز حالات زندگی

(از مکرم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور)

" ملک صلاح الدین صاحب نے خدا تعالیٰ کے فضل سے " اصحاب احمد " کی آٹھ جلدیں مکتوبات اصحاب احمد " اور سفر یورپ ۱۹۲۴ء شائع کر کے ایک ایسا کام سرانجام دیا ہے جس کی قدر و قیمت بعد میں آنے والی نسلوں کو زیادہ معلوم ہوگی۔ یہ بزرگ جن کے حالات ملک صاحب نے نہایت مستند طریق سے جمع کئے ہیں یقیناً روحانی آسمان کے ستاروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور آئندہ نسلوں کی ہدایت کا موجب ہوتے رہیں گے۔

پاکستان بننے سے پہلے یہ عاجز حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حکم کے تحت گورداسپور میں کام کرتا رہا۔ میں وہاں پر ۱۲ سال رہا اور اس عرصہ میں قریباً ہر ہفتہ قادیان جاتا رہا مجھ سے جب بھی لوگ اس کی وجہ دریافت کرتے تو میں ان کو یہی بتایا کہ میں وہاں فرشتے دیکھنے کے لئے جاتا ہوں۔ یہ جواب میں حقیقت کو محسوس کرتے ہوئے دیتا تھا۔ قادیان میں میرے لئے راحت دینے والی بات یہ ہوتی تھی۔ کہ کبھی میں ایک بزرگ کے پاس جا کر بیٹھتا اور ان کی محبت کا لطف اٹھاتا۔ اور کبھی دوسرے کے پاس۔ میں ان اوقات کو کبھی بھول نہیں سکتا۔ بعد میں آنے والوں کو اس قسم کے بزرگوں کی صحبت نصیب نہ ہو سکے گی۔ اس وقت وہ جو کچھ بھی فائدہ اٹھائیں گے۔ ان کے حالاتِ زندگی سے ہی اٹھائیں گے۔ اور ان حالات کا جمع کرنے والا ایک بڑا احسان کرے گا۔

مجھے یہ علم ہے کہ ملک صاحب باوجود غایت درجہ مالی تنگی کے یہ کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو بے حد جزا دے اور ان کی اس کوشش کو نوازے اور اس کام کی تکمیل کی توفیق دے۔ یہ ہماری قدر ناشناسی ہے کہ اس میں کماحقہ مدد نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اپنا فرض سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ان کے حالات دیکھتے ہوئے مجھے حیرت ہوتی ہے کہ وہ کیونکر اس بوجھ کو اٹھا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہو۔"

وقفِ جدید کا ایک تربیتی جلسہ

مکرم محمود احمد صاحب نسیم معلم وقف جدید نودنگ فادم (سابق سندھ) سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۶/۱۱ کو چار بجے شام زیر صدارت چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں اس علاقہ کے اردگرد کے بھیل اور کوہلی بکثرت شامل ہوئے۔

مولوی عزیز احمد صاحب متعلم درجہ رابعہ نے قرآن کریم کی تلاوت کی اور نسیم صاحب نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ اس کے بعد صاحب صدر نے سندھی زبان میں جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے حاضرین سے درخواست کی کہ وہ آرام سے تقاریر سنیں۔ اس کے بعد مولا بخش صاحب نے تقریر کی جس میں آریوں کی آمد اور اُن کے مظالم اچھوت قوموں پر بیان کئے۔ دوسری تقریر محمود احمد صاحب نسیم نے سندھی زبان میں کی جس میں حضرت مسیح موعودؑ کی آمد ہندو کتب گیتا وغیرہ سے بیان کی۔ لوگوں نے نہایت توجہ کے ساتھ تقاریر سنیں۔

آخر میں صاحب صدر نے سندھی زبان میں اسلام کی مساوات کو پیش کیا اور کہا کہ سب لوگ ایک ہی آدم کی اولاد ہیں۔ اسلام ہی دین فطرت ہے اسلام میں کسی قسم کی چھوت چھات نہیں بلکہ درجہ کے لحاظ سے تمام انسان برابر ہیں۔

اسکے بعد حاضرین کو کھانا پیش کیا گیا اور اسلامی مساوات کے مظاہرہ کے طور پر خدام اور اطفال نے انہیں اپنے برتنوں میں پانی پلایا اور خلوص اور مستعدی کے ساتھ ان کی خدمت کی جزاھم اللّٰہ احسن الجزا دعا کے ساتھ یہ جلسہ برخاست ہوا۔

(ناظم ارشاد وقف جدید)

چندہ تحریک جدید جلد از جلد ادا کرنا کیوں ضروری ہے

قرآنی تعلیم فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات کی حکمتیں

(از ارشادات سیدنا حضرت المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود)

"نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ہی ثواب زیادہ ہوتا ہے ..... ایک دن کا ثواب بھی معمولی چیز نہیں کہ اسے چھوڑا جائے۔ جو لوگ ملازمت میں ایک دن پہلے شامل ہوتے ہیں وہ ساری عمر سینئر رہتے ہیں۔ اسی طرح یہ سمجھ لو کہ خدا کے انعام پہلے اس پر ہوں گے جو پہلے شامل ہوتا ہے"

"زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ ہر احمدی تحریک جدید میں حصہ لے اور ہر ایک اپنی زندگی کو اتنا سادہ بنائے کہ اس پر یہ قربانی بوجھ نہ ہو۔ اور تمام وعدے پہلے تین چار ماہ میں ہی ادا ہو جائیں"

"میں یہ بھی توجہ دلاتا ہوں کہ جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش کریں تاکہ ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں شامل ہونا چاہیں وہ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں جن سے یہ نہ ہو سکے۔ ان کے لئے دوسرا دور جولائی کے آخر تک ہے۔ وہ جولائی کے آخر تک اپنے چندے ادا کریں"

"ہر وہ شخص جس نے تحریک جدید میں حصہ لیا ہے۔ اس کا ایمان اس سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اپنا وعدہ زیادہ عمدگی سے ادا کرے اور وعدے کو جلد سے جلد پورا کرے"

"میری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے کہ میں مارچ اپریل تک اپنا چندہ ادا کر دوں۔ مارچ اپریل میں وعدے کا پورا کرنا آسان ہوتا ہے اور انسان فارغ ہو کر اگلے سال کے متعلق سوچ بچار کرتا ہے اور اس کے لئے سکیمیں بنانا شروع کر دیتا ہے۔ اگر نئے سال کے وعدے تک سر پر بوجھ رہے تو وقت آنے پر انسان بزدل ہو جاتا ہے"

"قربانی کا اصل وقت وعدے کے بعد پہلے چھ ماہ ہوتے ہیں اگر تم اس وقت وعدہ پورا کر لیتے تو اب چھاتی تان کر پھرتے کہ ہم نے تبلیغ کے لئے جس رقم کا وعدہ کیا تھا وہ ہم ادا کر چکے ہیں"

پس فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات پر عمل کرنا ایک طرف آپ کو ثواب اور روحانیت کے اعلیٰ مقام پر پہنچاتا ہے تو دوسری طرف سلسلہ کو اشاعت اسلام کے لئے زیادہ مستحکم کر دیتا ہے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

ضروری اعلان برائے لجنات اماء اللہ

نہایت افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ امسال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ مجوزہ بجٹ کے ششماہی بجٹ کا جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوا ہے کہ تمام چندہ جات کی وصولی بہت سست رہی ہے اور بعض لجنات تو ایسی ہی ہیں جن کا ایک دفعہ بھی چندہ جمع نہیں ہوا۔ اگر یہی رفتار رہی تو ہمارا بجٹ زائد ہونا تو درکنار اس کے متوازن ہونے کی بھی امید نہیں۔ چنانچہ صورت حال کے مطابق تمام لجنات کو متوجہ کیا جاتا ہے کہ وہ چندہ جات کی وصولی کی طرف خاص توجہ دیں۔ ہمارا مالی سال ختم ہونے میں قریباً ساڑھے تین ماہ باقی ہیں۔ لہذا اکتوبر سے پہلے پہلے زیادہ سے زیادہ کوشش کریں تاکہ ہمیں اپنے بجٹ میں بے کمی برداشت نہ کرنی پڑے۔ بجٹ کی یہ کمی اجتماعی کوشش سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔

اس کے علاوہ بعض ایسے مقامات بھی ہیں جہاں ممبرات کی تعداد کی کمی کی وجہ سے کوئی لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہوئی لیکن وہاں احمدی گھرانے ضرور موجود ہیں۔ لہذا ان مستورات کے لئے ضروری ہے کہ وہ مختلف چندہ جات کو ادا کریں اور اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے کہ وہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں انفرادی طور پر ہی چندہ جمع کرا دیں اور اپنے پتہ جات سے بھی مطلع کریں تاکہ آگے ان سے خط و کتابت ہو سکے۔

امید ہے کہ ہماری بہنیں خاص توجہ فرمائیں گی تاکہ ہماری لجنہ اماء اللہ مالی مشکلات سے بچ جائے۔ خدا تعالیٰ ہم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

(امۃ المجید رحمان ایم اے بیکرار جامعہ نصرت
نائبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست دعا: میرا عزیز بشیر احمد صاحب ولد شیخ فتح محمد کی لڑکی بیمار ہے اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں (شیخ غلام رسول پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ)

خدام الاحمدیہ کے اعلانات

معتمد ۱۔ علَم انعامی کے حصول کے معیاروں پر نظر ثانی کی جا رہی ہے۔ مجالس کا مشورہ حاصل کرنے کے لئے سابقہ اور مجوزہ مسودہ جملہ مجالس کو بھجوا دیا گیا ہے مجالس اس پر اچھی طرح غور کر کے ۱۵ر جولائی ۱۹۶۱ء تک اپنی آراء سے معتمد مجلس مرکزیہ کو مطلع فرمائیں۔ اس سلسلہ میں تمام تجاویز علیحدہ کاغذ پر آنی چاہئیں اس پر اور کسی قسم کی کوئی بات درج نہ کی جائے

۲۔ خدام الاحمدیہ کے آئندہ سالانہ اجتماع کی تاریخوں کا اعلان ہو چکا ہے۔ ہمارا بیسواں اجتماع گذشتہ سال کی طرح اپنے دفتر کے احاطہ میں ہوگا۔ اجتماع سے متعلق ضروری ہدایات عنقریب مجالس کو بھجوا دی جائیں گی۔ جملہ قائدین مقامی۔ قائدین اضلاع اور قائدین علاقائی ابھی سے پوری کوشش کریں۔ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جس کا کوئی نہ کوئی نمائندہ اجتماع میں شریک نہ ہو رہا ہو۔

۳۔ خدام الاحمدیہ کا ترمیم شدہ دستور اساسی منظور ہو چکا ہے۔ اب صرف طباعت کا کام باقی ہے ہر مجلس کو ایک کاپی بھجوائی جائے گی۔ لیکن اس سے زائد کاپیوں کے لئے اکتیس پیسے فی کاپی معہ خرچ ڈاک آنے پر ہی زائد کاپیاں مہیا کی جا سکیں گی۔ مجالس اپنی ضرورت سے ۳۰ر جون ۱۹۶۱ء تک مطلع فرمائیں۔

۴۔ خدام الاحمدیہ کی رپورٹوں کا خلاصہ رسالہ خالد میں شائع ہوا کرے گا۔ اس کے علاوہ خدام الاحمدیہ سے متعلق جملہ اعلانات بھی خالد میں شائع ہوا کریں گے۔ مجالس کو اپنے مرکزی اعلانات اور ہدایات سے واقفیت کے لئے رسالہ خالد منگوانا چاہیئے رسالہ کی قیمت مبلغ پانچ روپے سالانہ ہے۔ جو بذریعہ منی آرڈر بنام مینجر ماہنامہ خالد ربوہ آنی ضروری ہے۔

تعلیم: حسب طریق سابق امسال بھی سالانہ اجتماع سے معاً پہلے پندرہ روزہ تربیتی کلاس منعقد کی جائے گی۔ معین تاریخوں کا اعلان جلد کر دیا جائے گا۔ جملہ مجالس اس کلاس میں شمولیت کے لئے اپنے نمائندگان کو ابھی سے تیار کر لیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کی طرف سے ہوگا۔

مال۔ تعمیر ہال کے سلسلہ میں مجالس کے ذمہ رقوم معین کر کے انہیں اطلاع دی جا چکی ہے یہ معمولی رقوم بہت جلد جمع کر کے مرکز میں بھجوا دینی ضروری ہیں تا تعمیر کا کام جلد شروع کیا جا سکے۔ نقشہ تیار ہو چکا ہے۔ صرف روپیہ کا انتظار ہے۔

کراچی۔ بتاریخ چھ مئی ۱۹۶۱ء مجلس کراچی نے ایک تقریری مقابلہ منعقد کیا۔ جس میں مکرم عبدالرب صاحب انور مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب اور مکرم محمد یحییٰ صاحب علی الترتیب اول دوم اور سوم قرار پائے۔

سرگودھا: ۱۹ مئی ۶۱ء کو مجلس انصار سلطان القلم سرگودھا کے زیر اہتمام ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اس میں حضرت مولانا روم کی سوانح مبارک پر ایک دلچسپ مقالہ پڑھا گیا۔ خدام کے علاوہ انصار اور اطفال بھی شریک ہوئے۔

۲۷ر مئی ۶۱ء کو خدام اور اطفال سرگودھا نے الگ الگ اوقات میں یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسے کئے۔ بچوں کو خلافت احمدیہ سے متعلق ضروری امور ذہن نشین کرائے گئے اور بعد میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ خدام کا جلسہ بعد نماز مغرب ہوا جس میں مرکز سے مکرم مولوی غلام باری صاحب سیف مہتمم تربیت و اصلاح نے شرکت کی اور احسن پیرایہ میں مسئلہ خلافت پر روشنی ڈالی۔

چک ۹۸ سرگودھا: مکرم پریذیڈنٹ صاحب کی زیر صدارت یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسہ ہوا جس میں سامعین کے سامنے خلافت کے مختلف پہلو بیان کئے گئے۔

لاہور چھاؤنی: ۲۷ر مئی کو یوم خلافت کے سلسلہ میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم عبدالہادی صاحب ناصر عبدالشکور صاحب شاہد بی اے اور مکرم قائد صاحب مقامی نے خلافت احمدیہ کے مختلف پہلوؤں کو روشن کیا اور احمدی نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ خلافت سے ہمیشہ وابستہ رہیں۔

گوجرانوالہ: ۱۳ مئی ۶۱ء کو ایک تحریری مقالہ جات کا مقابلہ ہوا۔ موضوع "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور ہماری ذمہ داریاں" تھا۔ تین خدام نے اپنے مقالے پڑھے۔ میاں حمید بن نظام جان صاحب اور خواجہ مبارک احمد صاحب پلیڈر اول دوم قرار پائے۔

۲۔ میلہ بھروڑی رحمان شاہ کے موقع پر خدام نے ایک نمائش کا انتظام کیا دو دن وہاں قیام کر کے میلہ میں شامل ہونے والوں کو جماعت کا لٹریچر مہیا کیا۔ اور سلسلہ سے واقف کیا گیا۔ اس طرح پیغام سلسلہ پہنچانے کا بہت اچھا موقعہ میسر آیا۔ اور اس سے پورا فائدہ اٹھایا گیا

۳۔ ۲۷ر مئی بعد نماز مغرب ایک تربیتی جلسہ ہوا۔ جس میں مکرم ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے سلائیڈز کے ذریعہ تاریخ اسلام۔ تاریخ احمدیت اور جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی پر روشنی ڈالی۔

تورگڑھی میں بہ مورخہ ۲۳/۴/۶۱ کو تورگڑھی میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب تشریف لائے۔ آپ کی آمد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں آپ نے سورہ جمعہ کے دوسرے رکوع کی نہایت لطیف تفسیر بیان فرمائی۔ جسے حاضرین نے بہت پسند کیا۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سائنس اور ٹیکنالوجی

دماغی فتور میں مبتلا بچوں کا علاج

این آربر (مشی گن) چار بچوں کو جو پیدائشی نقائص کی وجہ سے دماغی فتور میں مبتلا تھے معمولی ذہانت اور صحت مند نشوونما کے قابل بنا دیا گیا۔ انہیں فینل کیٹونوریا نام کا ایک مرض ورثہ میں ملا تھا جس سے دماغ مسموم ہو کر اس میں فتور واقع ہو جاتا ہے۔ ذہنی نشوونما کے مریض بچوں کے علاج کے پروگرام کے تحت ایسے ۱۰۰ مریضوں کا معائنہ کیا گیا اور حاملہ عورتوں پر خاص توجہ دی گئی۔ ان کے بچوں کی پیدائش کے فوراً بعد ان کا معائنہ کیا گیا۔ چار بچوں کو جو اس مرض میں مبتلا پائے گئے تھے فوراً خاص اصلاحی خوراک شروع کرائی گئی۔ توقع ہے کہ وہ اب تمام بچوں کی طرح صحیح الدماغ اور تندرست رہیں گے۔

اعلان نکاح

بشریٰ طاہرہ بنت چوہدری غلام احمد صاحب زمیندار احمد نگر اسٹیٹ ضلع تھرپارکر کا نکاح چوہدری نذیر احمد صاحب طاہر گوندل بی۔ایس۔سی (ایگری) ولد چوہدری علی محمد صاحب مرحوم سکنہ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات سے مبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر مکرم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مورخہ ۱۹/۶/۶۱ کو پڑھا۔

احباب جماعت و بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین

(چوہدری محمد صالح۔ مرالہ تحصیل پھالیہ ضلع گجرات)

خون کے سرطان کی تشخیص میں مدد دینے والی دریافت

لاس انجلز۔ یہاں یونیورسٹی آف کیلی فورنیا کے محقق سائنسدانوں نے خون کے سفید بخچۃ خلیوں میں ایک ایسی شئے کا وجود دریافت کیا ہے جو کم عمر کے سفید خلیوں کی افزائش کو روکتی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ خون کے سرطان (لوکیمیا) کے بعض مریضوں میں اس شئے کے فقدان سے شاید اس مرض کی نشوونما کے اسباب کا سراغ مل سکے گا۔ لوکیمیا کے مرض کا خاصہ ہے کہ اس کے مریض کے خون میں کم عمر خلیوں کی فراوانی ہوتی ہے۔ وہ پختہ عمر کے خلیوں کو ہٹا کر الگ کر دیتے ہیں جو جسم میں چھوت کی مزاحمت کرتے ہیں۔ ڈاکٹر چارلس پی کرینڈال کی سربراہی میں ان محققوں نے بتایا ہے کہ پختہ عمر کے سفید خلیوں کے انسدادی طریق کار کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کے لئے مزید مطالعہ درکار ہے۔

دنیا کی نباتات کی فہرست

واشنگٹن۔ امریکہ کی نیشنل سائنس فاؤنڈیشن گذشتہ عرصہ سے نباتات کی فہرست تیار کرنے کی ایک پراجیکٹ کی امداد کر رہی ہے جس سے تمام دنیا کے محققین استفادہ کر سکیں گے۔ انٹرنیشنل بزنس مشینز کمپنی کی برقی حساب دان مشینیں مختلف اقسام اور زمرہ کے لحاظ سے دنیا بھر میں پیدا ہونے والے پودوں کی فہرست تیار کرنے میں مدد دیں گی۔ اندازہ ہے کہ ان پودوں کی تعداد ۱۲ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ یہ فہرست ۵۰ جلدوں میں شائع کی جائے گی۔

خلا میں گلہریوں اور چمگادڑوں کو بھیجنے کی تجویز

سینٹ لوئس (مسوری) سینٹ لوئس مسوری کے بیالوجی کے پروفیسر ایکس جے موساچیا نے تجویز کیا ہے کہ بیرونی خلا کے تجربات میں ایسے جانوروں کو استعمال کیا جائے جو ساری عمر سو کر گذار دیتے ہیں۔ ان میں کچھوے، گلہریاں، چمگادڑیں وغیرہ جانور شامل ہیں۔ پروفیسر نے بتایا ہے کہ ہفتوں یا مہینوں تک خلا میں بے وزنی کے اثرات متعین کرنے اور اس قسم کی دوسری پیمائشوں کے لئے یہ جانور کتوں یا جانوروں سے بہتر ثابت ہوں گے۔ کیونکہ ان کے لئے خوراک کی یا فضلہ پھینکنے کی سہولتوں کی ضرورت نہیں رہے گی۔

ایلومینیم کا پل

پٹرزبرگ (ورجینیا) یہاں امریکہ کا پہلا ایلومینیم پل تعمیر کیا جا رہا ہے۔ ۷۰ فٹ لمبے اور ۲۸ فٹ چوڑے اس پل کا وزن ۸ ہزار پونڈ ہوگا۔ جو اسی حجم کے فولادی پل کے وزن کا ایک تہائی ہوگا۔ رینالڈز میٹل کمپنی کے ایک ترجمان نے بتایا ہے کہ اس پل کے لئے جو مرکب ایلومینیم تیار کیا گیا ہے وہ غیر معمولی طور پر مضبوط اور پائیدار ہے۔ پل اگست میں مکمل ہو جائے گا اور اس کے ذریعہ اپومیٹکس کو عبور کیا جا سکے گا۔

تصحیح

(۱) الفضل ۷ جون ۶۱ء میں ایک وصیت نمبر ۱۶۰۶۹ شائع ہوئی ہے۔ اس میں نام موصیہ سلیمہ بیگم شائع ہو گیا ہے۔ درست نام سلمیٰ بیگم ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(۲) یکم جون ۶۱ء کے پرچہ میں سردار بیگم صاحبہ موصیہ نمبر ۱۵۹۴۲ زوجہ فضل الدین صاحب چاول فروش کارخانہ بازار لائلپور کی وصیت شائع ہوئی ہے۔ اس کی تفصیل جائیداد غلط شائع ہوئی ہے۔ اس کی درستی فرمالیں۔

مہر ۲۰۰/- زیورات ۳۰۰/- نقد ۵۰۰/- کل ۱۰۰۰/- (ایک ہزار) نقد ۵۰۰/- شائع ہونے سے رہ گیا ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواستہائے دعا

(۱) میں پانچ چھ ماہ سے بعارضہ پیٹ کی تکلیف بیمار ہوں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل کے ماتحت مجھے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(خواجہ محمد احمد بٹ گوجرانوالہ)

۲۔ میری بیوی ایک سال سے بیمار ہے اس کے علاوہ بعض اور بھی مشکلات میں مبتلا ہوں۔ احباب۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان میری بیوی کی صحت اور میری مشکلات کے دور ہونے کیلئے دعا فرمائیں۔

(محمد عبداللہ گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

۳۔ محترم محمد امین صاحب بنول کی لڑکی تقریباً ۱½ ماہ سے بیمار ہے۔ اب اس کی حالت تشویشناک ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مریضہ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(مینیجر الفضل ربوہ)

افتتاح

گوجرانوالہ۔۔۔ سرگودھا روٹ طارق ٹرانسپورٹ کا افتتاح مورخہ ۱۹/۶/۶۱ کو سٹینڈ مینیجر ملک محمد خورشید صاحب نے کیا۔ اس موقعہ پر ایک بکرا ذبح کر کے اس کا گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ ازاں بعد طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی بس نمبر ۲۱۵۰ L.E.B گوجرانوالہ سے سرگودھا کے لئے روانہ ہوئی۔

خانقاہ حضرت شاہ دولہؒ پر سرکاری قبضہ ناجائز قرار دے دیا گیا

ناظم اوقاف کو خانقاہ کی املاک سے دستبردار ہو جانے کا حکم

درگاہ شاہ دولہ پر اوقاف آرڈیننس کا اطلاق نہیں ہوتا (ڈسٹرکٹ جج گجرات)

لاہور۔ ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج گجرات سید محسن زیدی نے قرار دیا ہے کہ اوقاف کے ناظم اعلیٰ وقف املاک کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۹ء کے تحت گجرات میں شاہ دولہ دریائی کی مشہور درگاہ کو اپنی تحویل میں لینے کے مجاز نہیں فاضل جج نے اوقاف کے ناظم اعلیٰ کو ہدایت کی ہے کہ وہ فی الفور درگاہ سے دستبردار ہو جائیں۔

گجرات کے ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج نے یہ حکم حضرت شاہ دولہ صاحب کے پیرزادگان اور وارثان کی طرف سے دائر کردہ ایک درخواست کا فیصلہ سناتے ہوئے دیا ہے یہ درخواست وقف املاک کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۹ء کی دفعہ نمبر ۱۰ کے تحت ناظم اعلیٰ اوقاف کے خلاف پیش کی گئی تھی فاضل جج نے اس درخواست پر جو فیصلہ لکھا تھا وہ ۲۹ صفحات پر مشتمل ہے۔

فاضل جج نے درخواست دہندگان کی استدعا پر یہ ہدایت بھی کی ہے کہ اوقاف کے ناظم اعلیٰ درگاہ کا انتظام واگذار کرنے کے علاوہ درگاہ کی آمدنی وغیرہ کے صحیح حسابات بھی درخواست دہندگان کو دیں۔ فاضل جج نے اپنے ۲۹ صفحات کے فیصلہ میں حضرت شاہ دولہ کی خانقاہ کی نوعیت اور درخواست دہندگان کے حق جانشینی پر طویل بحث کرتے ہوئے قرار دیا ہے کہ خانقاہ کی غرض وغایت اور مقصد ان کاموں کو جاری رکھنا ہے جو حضرت شاہ دولہ نے اپنی زندگی میں شروع کئے تھے۔ ان کاموں میں مفید تعمیرات لنگر (بالخصوص "چوہوں" کے لئے) درگاہ کے جائے پناہ کے طور پر استعمال اور حضرت شاہ دولہ کی اولاد بالخصوص حاجتمند خلف اعوان کے یتیم بچوں اور بیواؤں کو نان ونفقہ وغیرہ شامل ہیں۔

فاضل جج نے قرار دیا ہے کہ چونکہ وقف قائم کرنے والے کی اولاد درگاہ کی (کسی بھی ذریعے سے) آمدنی سے فوری مفاد کی حقدار ہے اور چونکہ یہ چیز (وقف کی آمدنی سے اولاد کا مفاد) ان مقاصد میں شامل ہے جن کے لئے یہ ادارہ قائم ہوا تھا لہٰذا قانون کی نظروں میں یہ وقف مسلم اوقاف ایکٹ مجریہ ۱۹۱۳ء کی دفعہ ۳ کے ذیل میں آتا ہے چنانچہ یہ وقف مغربی پاکستان کی وقف املاک کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۹ء کی دفعہ ۲ کی توضیح میں نہیں آتا عدالت نے قرار دیا ہے کہ اس امر کا اطلاق درگاہ کی صندوقچی اور نذرانوں سے آمدنی پر بھی ہوتا ہے کیونکہ یہ نذرانے خانقاہ میں حضرت شاہ دولہ کے مرقد پر قدموں میں اسی طرح چڑھائے جاتے ہیں جیسے وہ زندہ ہوں۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عقیدتمند حضرت شاہ دولہ اور ان کے لنگر کے لئے دودھ، اجناس۔ نمک۔ کپڑے اور دوسری چیزیں لاتے ہیں تا کہ ان (حضرت شاہ دولہ) کا لنگر جاری رہے۔

فاضل جج نے اپنے فیصلہ میں قرار دیا ہے کہ وقف املاک کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۹ء کی دفعہ ۷ کے تحت ناظم اعلیٰ اوقاف نے جس جائیداد کا انتظام والفرام سنبھالا ہے وہ اسلامی قانون کے تحت وقف کی اس تعریف کے ضمن میں نہیں آتی جو کہ متذکرہ آرڈی ننس بنانے والوں نے دفعہ ۲ (د) میں کی ہے لہٰذا قانون کی نظروں میں وہ تمام اعلانات خود بخود کالعدم ہو جاتے ہیں جو کہ درگاہ اور ملحقہ وقف املاک کا انتظام والفرام منیجر کی تحویل میں دینے کی غرض سے جاری کئے گئے ہیں فاضل جج نے اس نکتہ کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وقف املاک کے آرڈی ننس مجریہ ۱۹۵۹ء میں ایسی کوئی دفعہ نظر نہیں آتی جس کے ذریعے (کسی درگاہ یا خانقاہ) پر روایتی انداز میں مذہبی رسوم وغیرہ میں کوئی تبدیلی مقصود ہو۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ناظم اوقاف کسی مناسب صورت میں کسی درگاہ کا انتظام والفرام عارضی طور پر سنبھال لے۔ مگر وہ روحانی معاملات کو نہیں سنبھال سکتے فاضل جج نے یہ بھی قرار دیا ہے کہ خانقاہ حضرت شاہ دولہ کے ضمن میں ناظم اوقاف کو شروع سے ہی انتظام وغیرہ سنبھالنے کا قطعاً کوئی اختیار نہیں تھا لہٰذا ان کے قبضہ کی حیثیت مداخلت بے جا کے سوا کچھ نہیں۔

(نوائے وقت لاہور ۲۱ جون ۶۱ء)

تلاش گمشدہ

غلام سرور ولد شبیر محمد دھوبی سکنہ اسلام آباد مکان ۲۲ گلی ۲ لائلپور عمر ۱۸-۱۹ سال ملازم کولسینٹ ٹیکسٹائل ملز لائلپور گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے جن صاحب کو اس کا علم ہو تو وہ براہ کرم اطلاع دیں یا وہ خود پڑھے تو فوراً گھر واپس آجائے کیونکہ اس کے والد صاحب سخت پریشان ہیں لڑکے کو گھر پہنچا کر بیس روپے نقد اور آنے جانے کا کرایہ حاصل کر کے شکریہ کا موقع دیں۔

خاکسار عبدالعزیز ولد عبدالکریم نلکہ ساز
گولبازار ربوہ۔

امۃ الحی صاحبہ اہلیہ عبدالحفیظ صاحب کمپونڈر کی وفات

مکرم عبدالحفیظ صاحب کمپونڈر فضل عمر ہسپتال ربوہ (ابن حضرت حافظ ملک محمد صاحب آف پٹیالہ) کی اہلیہ امۃ الحی صاحبہ طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۰ جون ۱۹۶۱ء بروز سہ شنبہ بوقت پانچ بجے شام وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت مرحومہ کی عمر ۲۸ سال تھی۔ ۲۱ جون کی صبح کو دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں مرحومہ کی نعش قبرستان عام میں سپرد خاک کی گئی قبر تیار ہونے پر حضرت حافظ ملک محمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے تین بچے (دو لڑکیاں اور ایک لڑکا) اپنی یادگار چھوڑے ہیں جو سب چھوٹی عمر کے ہیں سب سے چھوٹے بچے کی عمر ۲½ سال ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں درجات بلند کرے نیز پسماندگان اور بالخصوص مرحومہ کے چھوٹے چھوٹے معصوم بچوں کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا دین و دنیا میں ہر طرح اور ہر لحاظ سے حافظ و ناصر ہو آمین یا ارحم الراحمین +

وزیر آبادکاری جنرل شیخ نئی دہلی جائیں گے

مری ۲۲ جون۔ وزیر آبادکاری جنرل شیخ چار جولائی کو چار روزہ دورے پر نئی دہلی پہنچیں گے جہاں وہ بھارتی وزیر آبادکاری سے بھارت اور پاکستان کے درمیان منقولہ املاک کے معاہدے کے نفاذ سے متعلقہ امور کے بارے میں بات چیت کریں گے بھارتی وزیر آبادکاری مسٹر مہر چند کھنہ نے جنرل شیخ کو بھارت کا دورہ کرنے کی دعوت دی تھی جنرل شیخ اور مہر چند کھنہ کے درمیان مجوزہ ملاقات کا مقصد غیر حل شدہ امور کے بارے میں معاہدہ کرنا ہے۔

لیڈر (بقیہ ص ۲)

اس طرح نہ صرف خیرات کی اصل غرض پوری ہوتی ہے اور غرباء کو مدد ملتی ہے بلکہ ان کو ملک و قوم کی ترقی کا ذریعہ بنایا جا سکتا ہے۔

برطانیہ میں بہت سے ادارے خیرات کا انتظام کرتے ہیں اسی طرح ہمارے ملک میں بھی ادارے کام کر سکتے ہیں خیرات کی ہمارے ملک میں بھی کمی نہیں ہے البتہ دیانتدار انتظام کرنیوالوں کی ضرورت ہے افسوس ہے کہ یہاں اکثر خیرات کو ضائع کر دیا جاتا ہے اور جو ادارے سوا چند ایک کے کام کرتے بھی ہیں تو وہ نا قابل اعتبار ہیں اکثر صورت میں تو بدترین گداگری کو منظم کیا گیا ہے جو بجائے فائدہ کے نقصان دہ ہے آپ ریل گاڑیوں میں اور بسوں وغیرہ میں جب سفر کرتے ہیں تو ہر اسٹیشن پر آپ کو نہایت بری قسم کے گداگروں سے واسطہ پڑتا ہے۔ راقم الحروف کو حال ہی میں ریل کار کے ذریعہ لاہور سے ربوہ آنے پر عجیب تجربہ ہوا۔ لاہور ہی میں لڑکے ریل کار میں گھس گئے ان کے پاس نہایت نفیس اچھے چھپے ہوئے کارڈ تھے جو انہوں نے مختلف لوگوں کو بانٹ دئے جن میں خیرات کی التجا کی گئی تھی ظاہر ہے کہ یہ لڑکے خود کار نہیں تھے بلکہ کسی گداگر فرم کے مؤقر ایجنٹ تھے حیرت ہے کہ نہ تو ریلوے والے اور نہ حکومت اس کا انسداد کر رہی ہے۔ اس طرح خیرات جو اچھے کاموں میں صرف ہونی چاہیئے ضائع ہو رہی ہے۔"

ہمیں امید ہے کہ ہمارے بڑے بڑے صنعتی ادارے اور کارخانے۔ بڑے تاجر اور دوسرے متمول لوگ اس طرف فوری توجہ دیں گے اور پنجاب یونیورسٹی کی مالی مشکلات کو دور کرنے میں حکومت کا ساتھ دیں گے +

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴